کتاب قاری کے دل و دماغ میں حضور ختمی مرتبت ﷺ سے بے پناہ محبت کی جذبات موج زن کرتی ہے، اس کا مطالعہ اہل محبت کے لئے سرمہ بصیرت ہے۔ جواں عزم قلم کار مولانا ثناء اللہ سعد کی یہ کاوش داد ہی نہیں دید کی قابل بھی ہے، مناسب کاغذ اور خوب صورت سرورق کے ساتھ شائع کی گئی یہ کتاب یقیناً ایک خوب صورت تحفہ شمار کی جائے گی۔

نام کتاب: خطبات سیرت

مؤلف: ڈاکٹر محمد سلمان ندوی

ناشر: قرشی فاونڈیشن معہد ام القریٰ جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر نثار احمد

زیر نظر کتاب (خطبات سیرت) کوئی با قاعدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ لاہور کی مشہور دینی تعلیمی درس گاہ جامعہ اشرفیہ کے زیر اہتمام ڈاکٹر سید سلمان ندوی صاحب کی آٹھ تقاریر اور ایک خطبہ جمعہ پر مشتمل ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر سلمان ندوی صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ خود بھی عالم فاضل اور عرصہ دراز سے مغربی، یورپی جامعات ان کی علمی سرگرمیوں کا مرکز ہیں اور ایک زمانے تک ڈربن یونیورسٹی سے وابستہ رہے ہیں، تاہم ان کا سب سے بڑا تعارف یہ ہے کہ وہ مورخ اسلام حضرت مولانا سید سلیمان ندوی مرحوم و مغفور کے خلف الرشید ہیں۔ اگر ان کے والد محترم کا بے نظیر کارنامہ سرت النبی کی تصنیف ہے تو آنجناب یعنی ڈاکٹر سلمان ندوی بھی سیرت النبی ﷺ سے خاص تعلق و شغف رکھتے ہیں۔

ان خطبات میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے سیرت نبوی ﷺ کے بہت ضروری اور اہم مباحث کا احاطہ فرمایا ہے چنانچہ ۸ لیکچرز میں مجموعی حیثیت سے جن موضوعات پر اظہار خیال فرمایا اس کا اندازہ فہرست عنوانات سے بہ آسانی کیا جا سکتا ہے یعنی: ۱۔ اسلام سے قبل عرب کے مذہبی، سماجی اور سیاسی پس منظر کا تجزیہ، ۲۔ پہلی وحی اور اس کے اثرات، ۳۔ قریش کی طرف سے شدید مزاحمت کی وجوہات، ۴۔ معراج کی حقیقت و اہمیت اور نتائج مجالس عقبہ، ۵۔ ہجرت مدینہ تاریخ اسلام کا نقطہ انقلاب ۶۔ میثاق مدینہ کی ضرورت اور اس کی اہمیت، ۷۔ نمایاں غزوات، بدر، احد اور خندق اور ان کے اسباب اور دوررس نتائج، ۸۔ صلح حدیبیہ، ایک کھلی کامیابی۔

زیر تبصرہ کتاب چونکہ بنیادی طور پر تقاریر کا مجموعہ ہے اور سامعین میں مدرسے کے طلبا، اساتذہ

کرام، کالجز کے پروفیسر اور دینی شغف رکھنے والے بھی شامل تھے، اس لئے پیرایہ بیان سادہ، صاف ستھرا، زبان آسان، انداز تخاطب عالمانہ لیکن پیشکش میں عوام کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ مدعا قابل فہم رہے، معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تقاریر کو کیسٹس سے اتارنے کے بعد خود ڈاکٹر سید سلیمان ندوی صاحب کو اس پر نظر ثانی کا موقع نہیں مل سکا، چنانچہ فی البدیہہ تقریر میں بعض اوقات جو تسامحات رہ جاتے ہیں وہ کتاب میں در آئے ہیں۔ ان کی تعداد اچھی خاصی ہے چنانچہ مثلاً ماقبل اسلام سیرت کے مشہور واقعے حلف الفضول میں حجر اسود کی تنصیب کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے (خطبات ص ۱۵) حالانکہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہیں۔ حلف الفضول حرب فجار کے پس منظر میں ہونے والا معاہدہ (تفصیل کے دیکھئے سیرت النبی، شبلی، مطبوعہ لاہور ج ا ص ۱۸۷) الگ واقعہ ہے اور کچھ عرصے بعد تعمیر خانہ کعبہ کے سلسلے میں تنصیب حجر اسود کا واقعہ الگ ہے۔ یا مثلاً سر سید احمد خان نے خطبات احمدیہ کے نام سے مارگولیتھ کی زہریلی کتاب کا جواب نہیں لکھا جیسا کہ اس کتاب میں مذکور ہے (ص ۲۲، ۲۳) بلکہ سر ولیم میور کی زہریلی کتاب لائف آف محمد کا جواب لکھا تھا اور اس کی خاطر انگلینڈ گئے تھے۔ عربوں کے مذہبی پس منظر کی تفصیل میں (ص ۳۹) پر لکھا ہے کہ ''قبیلہ تمیم پورے کا پورا آتش پرست تھا'' جب کہ مولانا شبلی نے لکھا ہے ''قبیلہ تمیم مجوسی تھا'' (ج ا ص ۱۳۴) کتاب میں خطبہ کوہ صفا کے جو مندرجات (ص ۶۲ پر) نقل کئے گئے ہیں وہ غالباً کسی سیرت کی کتاب میں نہیں۔ کتاب میں نامعلوم وجوہ سے اہل یثرب کی آنحضور ﷺ سے ملاقات (مجالس عقبہ) عکاظ کے میلے میں بتائی گئی ہے، جب کہ تینوں بیعتیں منیٰ میں جمرات کے قریب ایام تشریق میں ہوئیں جہاں ابھی تک بطور یادگار ''مسجد عقبہ'' تاحال موجود ہے۔ امید ہے کہ زیر نظر کتاب ''کتاب خطبات سیرت'' کا اگلا ایڈیشن نظر ثانی اور تصحیح کے بعد مفید تر اور مقبول تر ثابت ہوگا۔

نام کتب: مقالات قاسمی

مولف: مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

صفحات: ۳۱۲

قیمت: ۲۰۰/روپے

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

اردو میں سیرت نگاری نے اپنے آغاز ہی سے مختلف ادوار میں مختلف مناہج اور اسلوب اختیار